21376 ـ اذان کا طریقہ

سوال

نماز باجماعت سے قبل تکبیر (اس سے اذان مقصود ہے) کیسے کہے، کونسے کلمات کہنا ہونگے؟
کیا ہر کلمہ ایک بار کہنا ہی کافی ہے، میرے لیے یہ معاملہ خلط ملط ہو گیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اذان میں ایک سے زیادہ طریقہ ثابت ہے، ان سب طریقوں پر عمل کرنا مسنون ہے، تا کہ سنت کو زندہ کیا جا سکے اور نزاع و اختلاف پیدا نہ ہو، کیونکہ اگر ایک ہی طریقہ سے اذن کہی جائیگی تو کم علمی یا پھر مذہبی تعصب کی بنا پر اختلاف پیدا ہو گا.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

سنت نبویہ میں جو بھی اذان کا طریقہ وارد ہے وہ جائز ہے، بلکہ اگر تشویش اور قتنہ پیدا نہ ہو تو کبھی اس طریقہ پر اور کبھی دوسرے طریقہ کے مطابق اذان ہونی چاہیے.

چنانچہ امام مالك رحمہ اللہ تعالی کے نزدیك اذان کے سترہ جملے ہیں، دو بار شروع میں اللہ اکبر، اور ترجیع ـ یعنی شہادتین اشھد ان لا الہ الا اللہ اور اشھد ان محمد رسول اللہ کو دو بار کہے، ایك بار پست آواز سے اور دوسری بار بلند آواز سے-.

اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کے نزدیك انیس جملے ہیں ابتدا میں چار بار اللہ اکبر اور ترجیع یعنی شہادت ڈبل کہے.

یہ سب طریقہ سنت نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں، چنانچہ اگر آپ اس طرح اذان دیں تو یہ بھی بہتر ہے، اور کبھی دوسرے طریقہ سے اذان دیں تو بھی بہتر ہے.

اور قاعدہ و اصول یہ ہے کہ: جو عبادات کئی ایك طرح سے ثابت ہوں یعن ان میں تنوع ہو تو انسان کو ان سب طریقہ پر عمل کرنا چاہیے"

دیکھیں: الشرح الممتع (2 / 51 ـ 52).

امام احمد اور امام ابو حنيفہ رحمہما اللہ تعالى كا مسلك يہ ہے كہ اذان ميں پندرہ جملے ہيں، جو كہ بلال رضى اللہ تعالى عنہ كى اذان ہے.

امام مالك اور امام شافعى رحمہما اللہ تعالى كى دليل:

ابو محذورہ رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے انہيں يہ اذان سكھائى:

" اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ (اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے)

َأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ (ميں گواہى ديتا ہوں كہ اللہ كے علاوہ كوئى معبود برحق نہيں)

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ (ميں گواہى ديتا ہوں كہ اللہ كے علاوہ كوئى معبود برحق نہيں)

أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ (ميں گواہى ديتا ہوں كہ محمد صلى اللہ عليہ وسلم اللہ تعالى كے رسول ہيں)

أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ (ميں گواہى ديتا ہوں كہ محمد صلى اللہ عليہ وسلم اللہ تعالى كے رسول ہيں)

پھر نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

دوبارہ بلند اور لمبى آواز كے ساتھ پھر يہ كلمات كہو:

َأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ (ميں گواہى ديتا ہوں كہ اللہ كے علاوہ كوئى معبود برحق نہيں)

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ (ميں گواہى ديتا ہوں كہ اللہ كے علاوہ كوئى معبود برحق نہيں)

أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ (ميں گواہى ديتا ہوں كہ محمد صلى اللہ عليہ وسلم اللہ تعالى كے رسول ہيں)

أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ (ميں گواہى ديتا ہوں كہ محمد صلى اللہ عليہ وسلم اللہ تعالى كے رسول ہيں)

حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ (نماز كى طرف آؤ) دو بار

حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ (فلاح و كاميابى كى طرف آؤ) دو بار

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ (اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے)

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ (اللہ تعالى كے علاوہ كوئى معبود نہيں)

صحيح مسلم حديث نمبر (379).

يہ حديث امام مالك اور امام شافعی رحمہما اللہ تعالی كی دليل ہے، كيونكہ اس ميں شروع ميں تكبير دو طرح سے وارد ہے، امام مالك كے مسلك كے مطابق دو بار، اور امام شافعی كے مسلك كے مطابق چار بار.

امام نووی رحمہ اللہ تعالی كہتے ہيں:

صحيح مسلم ميں حديث اسی طرح ہے، اكثر اصل نسخوں ميں شروع ميں تكبير دو بار ہی ہے، اور مسلم كے علاوہ دوسری كتب حديث ميں چار بار اللہ اكبر وارد ہے.

قاضی عياض رحمہ اللہ تعالی كہتے ہيں: صحيح مسلم كے بعض فارسی طرق ميں اللہ اكبر چار بار وارد ہے...

اور امام شافعی اور ابو حنيفہ، اور امام احمد اور جمہور علماء كرام نے چار بار ہی اللہ اكبركہنا قرار ديا ہے، ليكن امام مالك رحمہ اللہ تعالی اس حديث سے استدلال كرتے ہوئے اللہ اكبر دو بار كہنا قرار ديتے ہيں. اھـ

امام ابو حنيفہ اور امام احمد رحمہما اللہ كی دليل:

عبد اللہ بن زيد رضی اللہ تعالی عنہ بيان كرتے ہيں كہ: جب رسول كريم صلی اللہ عليہ وسلم نے لوگوں كو نماز كے وقت جمع كرنے كے ليے ناقوس بنانے كا حكم ديا تو ميرے پاس خواب ميں ايك شخص آيا جس كے ہاتھ ميں ناقوس تھا ميں نے كہا: اے اللہ كے بندے كيا تم يہ ناقوس فروخت كروگے ؟

تو اس نے جواب ديا: تم اسے خريد كر كيا كرو گے ؟ ميں نے جواب ديا: ہم اس كے ساتھ نماز كے ليے بلايا كرينگے، تو وہ كہنے لگا: كيا ميں اس سے بھی بہتر چيز تمہيں نہ بتاؤں ؟

تو ميں نے اس سے كہا: كيوں نہيں، وہ كہنے لگا:

تم يہ كہا كرو:

" اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ (اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے)

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ (اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے)

َأشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ (ميں گواہی ديتا ہوں كہ اللہ كے علاوہ كوئی معبود برحق نہيں)

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ (ميں گواہی ديتا ہوں كہ اللہ كے علاوہ كوئی معبود برحق نہيں)

أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ (میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالی کے رسول ہیں)

أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ (میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالی کے رسول ہیں)

حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ (نماز کی طرف آؤ)

حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ (نماز کی طرف آؤ)

حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ (فلاح و کامیابی کی طرف آؤ)

حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ (فلاح و کامیابی کی طرف آؤ)

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ (اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے)

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ (اللہ تعالی کے علاوہ کوئی معبود نہیں)

راوی بیان کرتے ہیں: پھر وہ کچھ ہی دور گیا اور کہنے لگا:

اور جب تم نماز کی اقامت کہو تو یہ کلمات کہنا:

" اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ (اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں)

أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ (میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالی کے رسول ہیں)

حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ (نماز کی طرف آؤ)

حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ (فلاح و کامیابی کی طرف آؤ)

قَدْ قَامَتْ الصَّلَاةُ (یقینا نماز کھڑی ہو گئی)

قَدْ قَامَتْ الصَّلَاةُ (یقینا نماز کھڑی ہو گئی)

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ (اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے)

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ (اللہ تعالی کے علاوہ کوئی معبود نہیں).

عبد اللہ رضی اللہ تعالی بیان کرتے ہیں چنانچہ جب صبح میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا تو اپنی خواب بیان کی، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان شاء اللہ یہ خواب حق ہے، تم بلال رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھ کھڑے ہو کر اسے اپنی خواب بیان کرو، اور وہ اذان کہے، کیونکہ اس کی آواز تم سے زیادہ بلند ہے.

چنانچہ میں بلال رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھ کھڑا ہوا اور انہیں کلمات بتاتا رہا اور وہ ان کلمات کے ساتھ اذان دینے لگے، جب عمر رضی اللہ تعالی نے یہ اپنے گھر میں سنے تو وہ اپنی چادر کھینچتے ہوئے چلے آئے اور کہنے لگے:

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر مبعوث کیا ہے، میں نے بھی اسی طرح کی خواب دیکھی ہے چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: الحمد للہ "

سنن ابو داود حدیث نمبر (499) ابن خزیمہ نے صحیح ابن خزیمہ (1 / 191) میں اور ابن حبان نے صحیح ابن حبان (4 / 572) میں اسے صحیح قرار دیا ہے، اور امام ترمذی نے اس کی تصحیح امام بخاری رحمہ اللہ تعالی سے نقل کی ہے، جیسا کہ سنن بیھقی (1 / 390) میں ہے.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

(اور اگر ایسے ہی ہے تو اہل حدیث اور ان کی موافقت کرنے والوں کا مسلك صحیح ہے، وہ یہ کہ اس سلسلہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر ثابت شدہ چیز کو جائز قرار دینا، وہ اس میں سے کسی چیز کو بھی ناپسند نہیں کرتے، جبکہ اذان اور اقامت کا طریقہ متنوع ہے، جیسا کہ قرآت اور تشھدات میں تنوع پایا جاتا ہے.

اور کسی شخص کے لیے بھی لائق نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے لیے جو کچھ بھی مسنون کیا ہے اسے ناپسند کرے، لیکن وہ شخص جس کی حالت اختلاف اور تفرقہ تك پہنچ جائے حتی کہ وہ اسی بنا پر دوستی و دشمنی کرنے لگے، اور اس طرح کے مسائل جسے اللہ تعالی نے جائز قرار دیا ہے پر لڑنا اور قتال کرنے لگے، جیسا کہ بعض مشرقی لوگ کرتے ہیں تو یہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے کر دیا اور گروہ گروہ بن گئے، ....

اس طرح کے مسائل میں سنت پر مکمل عمل اس طرح ہو سکتا ہے کہ کبھی اس پر عمل کیا جائے اور کبھی اس پر، اور ایك جگہ ایك طریقہ تو دوسری جگہ دوسرا طریقہ؛ کیونکہ سنت میں وارد شدہ طریقہ ترك کرنا اور اس کے علاوہ دوسرے طریقہ پر ہی عمل پیرا رہنا سنت کو بدعت اور مستحب کو واجب کرنے کا باعث بن سکتا ہے، اور جب کچھ دوسرے لوگ دوسرا طریقہ اختیار کریں تو یہ کام تفرقہ اور اختلاف تك لے جانے کا باعث ہے.

اس لیے مسلمان شخص کو چاہیے کہ وہ سب اصول و قواعد کا خیال رکھے جس میں کتاب و سنت پر عمل ہوتا ہے، اور خاص کر نماز باجماعت کے مسئلہ میں...

اذان میں امام مالك اور امام شافعی نے ترجیع (یعنی اشھد ان لا الا اللہ اور اشھد ان محمد رسول اللہ كو دوبارہ كہنا) اختیار كی ہے، لیكن امام مالك اللہ اكبر دو بار اور امام شافعی اللہ اكبر چار بار كہنے كے قائل ہے.

اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے اسے اختیار نہیں كیا، لیكن امام احمد رحمہ اللہ تعالی كے ہاں یہ دونوں ہی سنت ہیں، لیكن اس كا ترك كرنا انہیں زیادہ پسند ہے، كیونكہ یہ اذان بلال رضی اللہ تعالی عنہ ہے.

اور امام مالك و شافعی و امام احمد اقامت كے كلمات اكہرے كہنے كے قائل ہیں، اس كے باوجود وہ كہتے ہیں: دو اور تین بار كہنا سنت ہے، اور ابو حنیفہ و امام شافعی و امام احمد قد قامت الصلاۃ كے الفاظ دو بار كہنے كے قائل ہیں، لیكن امام مالك رحمہ اللہ نہیں. واللہ اعلم.

دیكھیں: مجموع الفتاوی (22 / 66 ـ 69).

واللہ اعلم .